فتوی نمبر:AB041

تاریخ:28دسمبر2020

بسمِ اللہ نَحمَدُہٗ وَ نُصَلّی وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کسی شخص کا نکاح قادیانی نے پڑھایااور5،6سال بعد اس کا علم ہوا، کیاشرعاًنکاح منعقد ہو گیا؟اگر نہیں تو کیا نکاح دوبارہ ہو گا؟اور حق مہر بھی دوبارہ دیناہو گا؟

سائل:غلام عباس(گوجرانوالہ،پنجاب،پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر نکاح خواں معاذاللہ بدعقیدہ حتی کہ قادیانی ہو،اس سے نکاح پڑھواناہر گز جائز نہیں کہ اس میں اس کی تعظیم ہےاوراس کی تعظیم حرام،سخت حرام،اشد حرام ہے۔اوراگراس کابدعقیدہ ہونامعلوم نہ ہواور نکاح پڑھوایاگیاجیساکہ پوچھی گئی صورت میں بیان کیاگیا توہرگزگناہ گار نہیں،اوراگرنکاح درست پڑھایاگیاتومنعقد ہوگیا،لہذادوبارہ نکاح کرنا شرعاًلازم نہیں،کیونکہ نکاح خواں صرف وکیل ہوتاہےاوروکالت کیلئے اسلام شرط نہیں۔نکاح خواں کامسائل نکاح کاعالم اور باعمل مسلمان ہونافقط مستحب ہے،شرط وغیرہ نہیں۔بہرحال ہم اپنے ہر معاملے میں خوب جانچ پڑتال کرتے ہیں تو نکاح جیسی عظیم سنت پر عمل کرنے سے پہلے بھی نکاح خواں کے عقائدوغیرہ کی معلومات حاصل کرلینی چاہئے تاکہ جانے انجانے میں کسی شرعی غلطی کاارتکاب نہ کربیٹھیں۔

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

(اگروہ بدعقیدہ حدکفرتک نہ پہنچے ہوں)جب تو نکاح میں ان کاشاہد(گواہ)ہونااصلاً مخل نہیں اوراگر حدکفر پرہوں تووکالت جب بھی جائز ہے کہ مرتدکووکیل کرسکتے ہیں اس کی وکالت صحیح ہوجائے گی اگرچہ اس سے میل جول اختلاط حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ،کتاب النکاح،جلد11،صفحہ219،رضافاؤنڈیشن:لاہور)

ہندیہ میں ہے:"تجوزوکالۃ المرتدبان کل مسلم مرتداوکذالوکان مسلماوقت التوکیل ثم ارتدفھوعلی وکالتہ الاان یلحق بدارالحرب فتبطل وکالتہ کذافی البدائع"۔یعنی مسلمان نے مرتدکووکیل بنایا یامسلمان کووکیل بنایاوہ بعد میں مرتد ہوگیاتویہ وکالت باقی رہے گی،مگرجب وہ دارالحرب بھاگ جائے تووکالت ختم ہوجائے گی،بدائع میں ایسے ہی ہے۔

(فتاوی ہندیہ،کتاب الوکالۃ،جلد3،صفحہ518،دارالکتب العلمیہ:بیروت:لبنان)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:" نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب وقبول (مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا دوسرا کہے میں نے قبول کیا یہ نکاح کے رکن ہیں، پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں) کا ہے اگرچہ برہمن (پنڈت) پڑھادے، چونکہ اس سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے، لہذا احتراز (بچنا) لازم ہے"۔ (الملفوظ، حصہ 3، صفحہ 346، مکتبۃ المدینۃ: کراچی)

ایک جگہ فرماتے ہیں:" نکاح پڑھوانا ایک تو بطور رسم ہوتا ہے جیسے نکاح خواں قاضی مقرر ہوتے ہیں یوں پڑھوایا اور اس نے حنفی مذہب کے طور پر صحیح پڑھایا تو تجدید نکاح کی حاجت نہیں۔ اور ایک نکاح پڑھوانا بطور تعظیم ہوتا ہے کہ اس کو معظم اور متبرک سمجھ کر اس سے پڑھواتے ہیں، اگر یوں پڑھوایا اور اس کا (بدعقیدہ ہونا) نہ جانتا تھا کہ (بدعقیدہ لوگوں) میں تقیہ (اپنا باطل عقیدہ ومذہب چھپانا) بکثرت ہے تو یوں بھی تجدید نکاح کی ضرورت نہیں جبکہ اس نے صحیح طور پر پڑھایا ہو، اور اگر (بدعقیدہ) جان کر اسے معظم ومتبرک سمجھا اور اس سے نکاح پڑھوایا تو نہ فقط تجدید نکاح بلکہ تجدید اسلام کی بھی حاجت ہے"۔

(فتاوی رضویہ: جلد 11، کتاب النکاح، صفحہ 282، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

در مختار میں ہے:" **ويندب اعلانه وتقديم خطبة وكونه في مسجد يوم جمعة بعاقد رشيد**"۔ یعنی نکاح اعلانیہ ہونا، خطبہ پہلے ہونا، مسجد میں ہونا، جمعہ کا دن ہونا اور نکاح کرنے والا صاحب رشد یعنی صاحب علم وعمل ہونا مستحب ہے۔

(در مختار ورد المحتار، کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 67،66، دار عالم الکتب: ریاض)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ در مختار کی عبارت میں موجود الفاظ "**بعاقد رشيد**" کے متعلق فرماتے ہیں:"**اقول: الرشد ينتظم العلم والعمل**"۔ میں کہتا ہوں: رشد علم اور عمل دونوں کو شامل ہے۔

(فتاوی رضویہ، فتاوی رضویہ، کتاب النکاح، جلد 11، صفحہ 190، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

اور فرماتے ہیں:" نکاح میں بہت احتیاط لازم، عقد کرنے والا دیندار، متقی، مسائل نکاح سے واقف ہو کہ جاہل سے نادانستہ وقوع خلل کا اندیشہ تھا، فاسق بد دیانت پر اعتماد نہیں، جب وہ خود حلال وحرام کی پرواہ نہیں رکھتا تو اوروں کے لیے احتیاط کی کیا امید"۔

(فتاوی رضویہ، فتاوی رضویہ، کتاب النکاح، جلد 11، صفحہ 189، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر لہ

12 جمادی الاولی 1441ھ 28 دسمبر 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري